فکرِ ابوالحسن

مفکرِ اسلام

حضرت مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندویؒ

دل کی کھیتی

”انسان کے پاس سب سے انمول چیز یہ ہے کہ وہ دوسرے کے درد سے متاثر ہوتا ہے، اس کے اندر محبت کا مادہ ہے، اس کو حرکت دینے والی کوئی چیز مل جائے تو وہ حرکت میں آجاتا ہے، پھر نہ مذہب کو دیکھتا ہے، نہ ملت کو، نہ فرقہ کو، نہ علاقہ کو، نہ وطن کو دیکھتا ہے اور نہ ملک کو دیکھتا ہے، انسان انسان کا دل دیکھتا ہے، اس کے درد کو محسوس کرتا ہے، جس طرح مقناطیس لوہے کو کھینچتا ہے اور وہ کھنچنے پر مجبور ہے، اسی طرح انسان کے دل کا مقناطیس انسان کے دل کو کھینچتا ہے۔ جو دل اس قابل نہیں ہے ایسے دل کو دل نہیں کہتے، بلکہ پتھر کی سل کہتے ہیں، جو خدا کی بارگاہ میں کوڑی کے قابل نہیں، چاہے وہ مسلمان کا دل ہو یا ہندو، سکھ عیسائی کا دل ہو، دل تو اس لیے ہے کہ وہ تڑپے، لرزے، روئے، اس میں زمین سے زیادہ شادابی، آبشار سے زیادہ سیرابی، کائنات سے زیادہ وسعت اور بادلوں سے زیادہ برسنے کی صلاحیت ہو۔“

(انسانیت کی مسیحائی: ۵۳-۵۴)

• انتخاب وپیش کش •

محمد ارمغان بدایونی ندوی

Mobile: 6393288043

www.abulhasanalinadwi.org